126430 - اگر پرورش کرنے والے کے علاوہ نکاح میں کوئی اور ولی نہ ہو

سوال

میں ایك جوان مسلمان لڑكی ہوں جو ایك كافرہ ماں اور باپ كی منہ بولی بیٹی ہے، باپ كہتا ہے كہ وہ مسلمان ہے لیكن نہ تو نماز ادا كرتا ہے اور نہ ہی روزے ركھتا ہے، بلكہ رمضان المبارك میں اعلانیہ طور پر دن كے وقت شراب نوشی كرتا ہے اور مجھے پردہ بھی نہیں كرنے دیتا، مجھے شادی كرنے سے بھی روك رہا ہے.
نہ تو میں پردہ كر سكتی ہوں اور نہ ہی كفؤ اور مناسب رشتہ والے شخص سے شادی كر سكتی ہوں، اس وجہ سے مجھے زدكوب بھی كیا گیا ہے، اور جس علاقے میں رہتی ہوں وہاں شرعی قاضی بھی نہیں، میں جرمنی میں رہتی ہوں.
میں نےایك مسلمان شخص سے ایك مسجد امام مسجد اور اس كے دوست اور دو گواہوں اور ولی كی موجودگی میں شادی كی، كیا اس كی ولایت مجھ سے ساقط ہو جائیگی، وہ میرا والد نہیں اور نہ ہی میں اپنے خاندان كو جانتی ہوں اس ملك میں سوائے اس خاوند كے كوئی اور مسلمان میرا نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نكاح صحیح ہونے كے لیےشرط ہے كہ عورت كا ولی یا اس كی وكیل عقد نكاح كرے؛ كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں كے بغیر نكاح نہیں ہوتا "

اسے عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیہقی نے روایت كیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس مسئلہ میں صحابہ کرام جن میں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل ہے:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا " انتہی

عورت کا ولی اس کا باپ پھر اس کا دادا پھر اس کا بیٹا (اگر اس کا بیٹا ہو) پھر اس کا ماں اور باپ کی جانب سے بھائی پھر صرف باپ کی جانب سے بھائی، پھر بھائیوں کے بیٹے پھر اس کے چچا، پھر چچا کے بیٹے، پھر حاکم "

دیکھیں: المغنی (9 / 355).

لیکن آپ کی کفالت کرنے والا شخص یا جس شخص نے آپ کی پرورش کی اور منہ بولی بیٹی بنایا ہے وہ آپ کا نکاح میں ولی شمار نہیں ہوگا.

اس بنا پر جب آپ کو اپنے اولیاء کے بارہ میں علم ہی نہیں تو آپ کی شادی شرعی قاضی کریگا، اگر وہ نہ ہو تو اسلامك سینٹر کا چئرمین یا امام مسجد یا کوئی عالم دین یا مسلمانوں میں سے عادل شخص.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس عورت کا ولی نہ ہو اگر تو بستی یا محلہ میں حاکم کا نائب ہو تو وہ اسکی شادی کریگا، اور بستی کا نمبردار ، اور اگر ان میں کوئی ایسا امام ہو جس کی لوگ بات تسلیم کرتے ہوں تو عورت کی اجازت سے وہ شادی کر دیگا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 35).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" اگر عورت كا ولى بھى نہ ہو اور حكمران بھى تو امام احمد سے مروى ہے كہ عورت كى اجازت سے كوئى عادل شخص اس كى شادى كر دے گا " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 352).

اس بنا پر الحمد للہ آپ كى شادى صحيح ہوئى ہے.

دوم:

آپ كو يہ معلوم ہونا چاہيے كہ دين اسلام ميں متبنى يعنى لےپالك اور منہ بولا بيٹا يا بيٹى بنانا حرام ہے، اور بچے كى نسبت اپنى طرف كرنى گويا كہ وہ اس كا بيٹا ہے يہ حرام ہے.

ليكن يتيم كى كفالت كرنا بہت عظيم اور اچھا عمل ہے اس كا اجروثواب بہت زيادہ ہے، ليكن اگر كفالت ميں بچى ہو اور تو بچى بالغ ہونے كے بعد وہ اس شخص سے پردہ كريگى جو اس كى كفالت كر رہا تھا، كيونكہ وہ اس كے ليے اجنبى ہے.

لےپالك اور متبنى اور يتيم كى كفالت ميں فرق معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (5201) كے جواب كا مطالعہ كريں.

ليكن جس شخص نے آپ پراحسان كيا ہے آپ بھى اس كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آئيں، اور اس كا ادب و احترام كريں اور حتى الامكان اس سے رحمدلى اور نرمى كا برتاؤ كرنے كى كوشش كريں.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كو دين و دنيا كى سعادت و خوشى عطا فرمائے، اور آپ كے ايمان و اصلاح ميں بركت دے.

واللہ اعلم .